عہد نامۂ قدیم کی غیر مستند کتب

اپو کرائفا(Apocrypha)

احسان الرحمٰن ☆

اپو کرائفا (Apocrypha) یونانی لفظ "Apocryphon" کی جمع ہے، جس کا مطلب ہے "خفیہ حکمت"۔ عبرانی زبان میں اصطلاحاًیہ لفظ خارجی کتب کے لیے استعمال ہو تا ہے۔(۱) خارجی کتب سے یہاں مراد وہ کتب ہیں جو الہامی مقدس کتب کے علاوہ ہوں۔ جیوئش انسائیکلو پیڈیا میں اپو کرائفا کی بہت جامع تعریف ان الفاظ میں پیش کی گئی ہے :

"The most general definition of Apocrypha is, writing having some protension to the character of sacred sripture, or recieved as such by certain sects, but excluded from the Canon,"(2)

تاریخی لحاظ سے اپو کرائفا کی تعبیر مختلف انداز سے کی جاتی رہی ہے۔ چند قدیم مصنفین یہ اصطلاح ان باطنی یا خفیہ حکمت سے بھر پور کتب کے لیے استعمال کرتے تھے جنھیں صرف چند مخصوص اور عقلمند افراد ہی سمجھ سکتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کتب کو خفیہ حکمت کا نام دے دیا گیا۔ اس کے بر عکس ایک دوسرا گروہ اپو کرائفا کی اصطلاح ان کتب کے لیے استعمال کر تا تھا جنھیں وہ غلط، مبہم اور غیر مستند سمجھتے تھے۔ اسی طرح مسیحی کلیسائی حلقوں میں بھی اس کی اصطلاح کی مختلف تعبیریں کی گئی ہیں۔(۳) تمام مسیحی اس حقیقت کا اعتراف تو کرتے ہیں کہ عہد نامہ قدیم بائبل کا حصہ ہے لیکن عہد نامہ قدیم میں شامل کتابوں کی تعداد کے بارے میں بڑی متضاد آراپائی جاتی ہیں۔ فلسطینی عبرانی متن کی ۲۴(۴) مقدس کتابوں کے بارے میں تو کسی کو اختلاف نہیں کہ یہ عہد نامہ قدیم کا حصہ یعنی

☆ایم فل علومِ اسلامیہ، شیخ زاید اسلامک سینٹر، جامعہ پنجاب لاہور

کینن(Canon)(۵) ہیں۔ البتہ ان پندرہ کتابوں کی الہامی حیثیت کے بارے میں بہت زیادہ اختلافات پائے جاتے ہیں جو ان پر مستزاد ہیں اور جنہیں پروٹسٹنٹ مسیحی "اپوکرائفا (Apocrypha)" کے نام سے موسوم کرتے ہیں، جبکہ رومن کیتھولک مسیحی انہیں ڈیوٹرو کینونیکل (Deutrocanonical) کہتے ہیں۔ اس سے ان کی حیثیت الہامی ہی ہے۔ کیتھولک مسیحی ان کتابوں کو بائبل کا مستقل حصہ تسلیم کرتے ہیں۔ کیتھولک مسیحی صرف ان کتابوں کو اپوکرائفا تسلیم کرتے ہیں جنہیں پروٹسٹنٹ مسیحی سیو ڈیپی گرافا (Pseudepigrapha) (۶) کہتے ہیں۔ مذکورہ بالا دونوں اقسام کی تحریریں دوسری صدی قبل مسیح اور پہلی صدی عیسوی کے دوران میں لکھی گئیں۔

مسیحیوں کے مابین عہد نامہ قدیم میں شامل کتابوں کی تعداد کے بارے میں اختلاف کا آغاز سولہویں صدی عیسوی سے ہوا جب مارٹن لوتھر کی قیادت میں تحریک اصلاح مذہب (Refor-mation Movement) کا آغاز ہوا۔ حالانکہ مسیحیوں میں رائج بائبل کے قدیم ترین نسخوں میں تقریباً تمام وہ کتابیں شامل تھیں جنھیں اہل یہود اور پروٹسٹنٹ مسیحی اپوکرائفا کہتے ہیں۔ بائبل کے عہد نامہ قدیم (یہودی بائبل) کے ہفتادی ترجمے (Septuagint=LXX) میں اپوکرائفا کی کتابیں بھی شامل تھیں۔ اور اسے ان کے ہاں عبرانی نسخے جیسی اہمیت حاصل تھی۔ کیونکہ اس زمانے میں یروشلم اور کنعان کے بیشتر شہری علاقوں میں یونانی کو علمی اور سرکاری زبان کی حیثیت حاصل تھی۔ اگرچہ آرامی زبان کو بھی اس کے ساتھ ساتھ پذیرائی حاصل تھی۔ مسیحیوں کی غیر یہودی اقوام (Gentiles) میں تبلیغ کے نتیجے ان کے ہاں یونانی ہفتادی ترجمے سے اعتنا بڑھ گیا۔ اس کی ضد میں یہود نے LXX یونانی ترجمے سے اپنا رشتہ منقطع کر لیا اور اس میں شامل اپوکرائفا کو کینن سے خارج قرار دے دیا۔ قابل ذکر امر یہ ہے کہ چوتھی صدی عیسوی کے ایک مشہور مسیحی پادری جیروم (م ۴۲۰ء) کا موقف یہ تھا کہ ان کتابوں کو مساوی اہمیت نہیں دینی چاہیے جو عبرانی یہودی بائبل میں شامل نہیں۔ (۷) یہ وہی جیروم ہیں جنھوں نے بائبل کا ایک معیاری لاطینی زبان میں ترجمہ پیش کیا۔ اس ترجمے کو ولگیٹ (Vulgate) کہتے ہیں۔ اس مقصد کے حصول کے لیے انہوں نے بیت اللحم جاکر پہلے عبرانی زبان پر عبور حاصل کیا۔ اس کے بعد یروشلم میں رائج عبرانی نسخے کا لاطینی زبان میں ترجمہ کیا۔

اس ترجمے کو مسیحی دنیا میں بہت پذیرائی ملی۔ اسی عوامی مقبولیت کی بنا پر اسے ولگیٹ کا نام دیا گیا۔ کیونکہ لفظ ولگیٹ کا مطلب 'عوامی' ہے۔

ہارپر ڈکشنری کے ایک مقالے میں مصنف لکھتا ہے کہ جیروم نے اپنے اس ترجمے میں کتابِ استر (Esther) اور کتابِ دانیال (Daniel) کو بھی شامل کیا۔ لیکن اس بات کی نشاندہی بھی کر دی کہ یہ دونوں کتابیں عبرانی متن میں شامل نہیں۔ کچھ عرصے بعد اپنے دوستوں کے اصرار پر جیروم نے کتابِ جودیا (Judith) اور کتاب طوبیاہ (Tobith) کا بھی لاطینی زبان میں ترجمہ کر دیا۔ (۸) یعنی جیروم نے بھی اپوکرائفا کی بعض کتابوں کو اپنے ترجمے میں شامل کر لیا لیکن انہیں عبرانی کینن سے علیحدہ رکھا۔ جیروم نے بھی اپوکرائفا کی اصطلاح استعمال کی۔ لیکن جیروم نے اس اصطلاح کا ایک مخصوص مفہوم لیا تھا۔ وہ سمجھتا تھا کہ دوم ایسدراس میں ایسی خفیہ حکمتیں اور تعلیمات درج ہیں جن کا علم صرف عذرا کو ہے۔ اور اپوکرائفا کے لغوی معنی بھی 'خفیہ حکمت' کے ہیں۔ (۹)

اپوکرائفا کی پندرہ میں سے تیرہ کتابیں یونانی ہفتادی ترجمے (Septuagint) کا حصہ تھیں۔ یونان کے زیرِ نگین مصر کے ایک مشہور شہر اسکندریہ میں یہودیوں کی ایک بڑی تعداد آباد تھی۔ ان کی قومی زبان یونانی تھی۔ ایک مشہور مگر متنازعہ روایت کے مطابق اسکندریہ کی مرکزی لائبریری کا منتظم چاہتا تھا کہ بائبل کا یونانی زبان میں ترجمہ اس کی لائبریری میں موجود ہونا چاہیے تاکہ یہاں کے لوگ اس سے استفادہ کر سکیں۔ اس خواہش کو عملی جامہ پہنانے کے لیے اسکندریہ کے بادشاہ نے فلسطین میں مقیم بائبل کے بہتر (۷۲) علما کو بلا بھیجا۔ ان علما نے پہلے توراۃ کی پانچ کتابوں کا عبرانی سے یونانی زبان میں ترجمہ کیا جو ۱۵۰ ق م تک پایہ تکمیل کو پہنچ چکا تھا۔ علما کی تعداد کی وجہ سے یہ ترجمہ ہفتادی (یعنی ستر) یا (Septuagint) کے نام سے مشہور ہو گیا۔ قابل توجہ امر یہ ہے کہ فلسطینی عبرانی متن میں ۲۴ کتابوں کو الہامی اور مقدس تسلیم کر کے کینن مانا گیا ہے جو درحقیقت O.T. کی موجود ۳۹ کتابوں ہی کی ایک مختلف ترتیب ہے اگرچہ دونوں کے مواد میں کوئی فرق یا کمی بیشی نہیں۔ لیکن یہاں سے جانے والے بائبل کے علما کے یونانی ترجمے میں اپوکرائفا کو شامل کر لینے کے نتیجے میں ان کتابوں کی تعداد ۵۳ ہو گئی ہے۔ اس الجھن کو راقم کی کتاب "دستاویزاتِ بحیرۂ مردار" میں تفصیل سے حل کر دیا گیا ہے۔

طوامیر (Scrolls) بحیرۂ مردار ایک اتفاقی واقعہ کے نتیجہ میں ہوئی۔ یہ دستاویزات ۱۹۴۷ء کے آغاز میں تعمیر یہ قبیلے کے ایک بدو لڑکے کو ایک غار سے ملیں۔ ان طوامیر کو یہودیوں کے ایک فرقے نے مٹی کے مرتبانوں میں رکھ کر بحیرۂ مردار کے مغربی ساحل پر ان غاروں میں محفوظ کر دیا تھا۔ زیادہ تر ماہرین اس بات پر متفق ہیں کہ یہودیوں کا یہ فرقہ دراصل اسینی فرقہ تھا جس کا تذکرہ پہلی صدی عیسوی کے مؤرخین فیلو اور جوزیفس نے اپنی اپنی تاریخوں میں کیا تھا۔ یہ واقعہ غالباً ۶۸ء کا ہے۔ جب رومیوں کی طرف سے یہودیہ کی ریاست پر شدید حملہ کیا گیا اور بالآخر ۷۰ء میں ٹائٹس رومی نے یروشلم کی اینٹ سے اینٹ بجادی تھی۔ اسی حملے کے پیشِ نظر اسینیوں نے اپنی مقدس تحریروں کو ایک محفوظ مقام میں رکھ دیا اور خود فرار ہو گئے۔ ان طوامیر (Scrolls) میں درج تحریروں کو دو اقسام میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ پہلی وہ تحریریں جن میں عہد نامہ قدیم کا متن درج ہے اور دوسری وہ جن میں اس فرقے کی اپنی تعلیمات درج ہیں۔ ان طوامیر میں سوائے کتابِ استر کے عہد نامہ قدیم کی تمام کتابیں بشمول اپوکرائفا مکمل یا جزوی طور پر درج ہیں۔ زیادہ تر ماہرین اس بات پر اتفاق کرتے ہیں کہ یہ تحریریں تیسری صدی قبل مسیح اور پہلی صدی عیسوی کے نصف اول کے دوران میں لکھی گئی تھیں۔ ان دستاویزات میں اپوکرائفا کی موجودگی اس حقیقت کی غمازی کرتی ہے کہ تقریباً پہلی صدی عیسوی کے آغاز تک یہودی علما میں ایک متفقہ کینن کا تصور نہیں پایا جاتا تھا۔ عام نظریہ یہ ہے کہ یہودی علما نے جمنیا کی کونسل (منعقدہ ۹۰ء) میں متفقہ طور پر ۲۴ کتابوں کو کینن تسلیم کر لیا گیا۔ طوامیر بحیرہ مردار کی دریافت ہی کا نتیجہ ہے کہ ایک مسیحی عالم رابرٹ ڈینٹن (Rpbert Danton) لکھتا ہے کہ ان دستاویزات کے منظر عام پر آنے کے بعد اہل یہود میں رائج کینن کے موجودہ نظریے میں تبدیلی پیدا ہوئی ہے رابرٹ ڈینٹن کہتا ہے کہ غالباً ۲۰۰ ق م تک بائبل کے کینن کی تعیین نہیں ہو سکی تھی۔ البتہ عہد نامہ قدیم کے پہلے دو حصوں (توراۃ اور نبیم) کو ۲۲۰ ق م کے بعد کینن کا حصہ تسلیم کیا گیا۔ جبکہ تیسرے حصے (کتبیم) کو پہلے دو حصوں کی نسبت کم مقدس سمجھا جاتا تھا۔ اور یہی حیثیت اپوکرائفا کی بھی حاصل تھی۔ مصنف کے اپنے الفاظ درج ذیل ہیں:

"Untill recently it was commonly assumed that Jews of the peri-

od immediately before and after the begining of the common era had two canons, one that was current in Palestine and another in Alexandria, the greatest centre of Jewish life in the Hellenistic world. But newer evidence, including that from Qumran, suggests a more complex reconstruction, and indeed the use of the word "canon" may be somewhat inappropriate, since the list of included books was not explicitly fixed until the second century CE. The contents of the first two parts (Law and Prophets) of what would ultimately be called the canon had been accepted as sacred and authoritative since at least 200 BCE, but the works that constitute the third part of the Hebrew Bible (the Writings) have a less authoritative status and have been individually evaluated in quite different way. It is to this last class that the Apocrypha belong".

سولھویں صدی عیسوی میں بائبل کی تاریخ کے حوالے سے ایک اہم واقعہ پیش آیا جسے تحریک اصلاحِ مذہب (Reformation Movement) کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اس تحریک کے نتیجے میں مسیحیوں کا ایک فرقہ یعنی پروٹیسٹنٹ وجود میں آیا۔ جیوئش انسائیکلو پیڈیا کے مطابق پروٹیسٹنٹ مسیحیوں کے عقائد میں اپوکرائفا کی اصلاح انہی کتابوں کے لیے استعمال ہوتی تھی جو یہودی کینن کے علاوہ تھیں۔ یعنی یہودی اور پروٹیسٹنٹ دونوں کے نزدیک اپوکرائفا کا اطلاق ایک جیسی کتب پر ہوتا ہے۔ (۱۱) اس فرقے کے بانی مارٹن لوتھر نے ۱۵۳۴ء میں چھپنے والے اپنے ترجمہ بائبل میں اپوکرائفا کو علیحدہ سے شائع کروایا۔ لوتھر ان کتب کو کینن میں شامل نہیں کرتا البتہ ان کی اہمیت کو بھی تسلیم کرتا تھا اور عام قاری کو ان کے مطالعہ کی تلقین کرتا تھا۔ (۱۲) رومن کیتھولک عقائد

کے مطابق اپوکرائفا میں شامل کتب دراصل کینن کا حصہ ہیں۔ یہ فیصلہ ٹرینٹ (Trent) کی کونسل کے اجلاس میں کیا گیا۔ یہ کونسل ۱۸ اپریل ۱۵۴۶ء کو منعقد ہوئی تھی۔(۱۳)

ا۔ اپوکرائفا میں شامل کتب کی فہرست

ہیسٹنگز ڈکشنری آف دی بائبل کے نظر ثانی شدہ ایڈیشن میں اپوکرائفا کو ادبی طور پر چار انواع میں تقسیم کیا گیا ہے۔(۱۴) ان کی تفصیل درج ذیل ہے

(الف)۔ تاریخی کتب (Historical) ان میں شامل کتب درج ذیل ہیں۔

۱۔ اول اور دوم مکابیین ۲۔ اول ایسدراس (I Esdras)

(ب)۔ روایتی کتب (Legendary)

۳۔ کتاب استر (Esther) میں اضافہ۔ ۴۔ عذاریا کی دعا (Prayer of Ezariah)

۵۔ تین جوانوں کی غزلات (Songs of The Three Young Men)

۶۔ سوزانا (Susanna) ۷۔ بیل اینڈ ڈریگن (Bell and Dragon)

۸۔ طوبیاہ (Tobit) ۹۔ جودیا (Judith)

(ج)۔ پیغمبرانہ کتب (Prophetical)

۱۰۔ باروخ (Barukh) ۱۱۔ خطوط یرمیاہ (Letters of Jeremiah)

۱۲۔ منسی کی دعا (Prayer of Mansesseh)

(د)۔ مکاشفاتی کتب (Apocryphtic)

۱۳۔ دوم ایسدراس (II Esdras)

(ہ)۔ ناصحانہ کتب (Didactic)

۱۴۔ بن سیراخ (Ecclesiasticus) ۱۵۔ حکمت سلیمان (Wisdom of Solomon)

مذکورہ بالا فہرست میں سات کتابیں ایسی ہیں جنہیں رومن کیتھولک اپنی بائبل میں مکمل کتاب کی صورت میں شامل کرتے ہیں۔ جبکہ بقیہ آٹھ میں سے پانچ کتابوں کو عہد نامہ کی دوسری مقدس کتابوں کے حصے کے طور پر شامل کرتے ہیں۔ مثلاً کتاب استر میں اضافے (The Additions to Es-

ther) کو اصل کتاب استر کا حصہ بنا دیا گیا ہے۔ اسی طرح یرمیاہ کے خط (Letter of Jeremiah) کو کتاب باروخ میں تین جوانوں کے غزلات، سوزینا اور بیل اینڈ ڈریگن کو کتابِ دانیال میں شامل کر لیا گیا۔ اول اور دوم ایسدراس اور منسی کی دعا کو رومن کیتھولک بھی کینن کا حصہ تسلیم نہیں کرتے۔(۱۵)

اپوکرائفا میں شامل یہ کتابیں ۳۰۰ ق م اور ۱۰۰ء کے درمیان میں ترتیب دی گئیں۔ زیادہ تر کتابیں عبرانی زبان میں لکھی گئی تھیں۔ بعض کتابوں کا یونانی زبان میں ترجمہ کر کے ہفتادی یونانی میں شامل کر لیا گیا تھا۔ بقیہ کتابوں کو ابتدائی مسیحی ادوار میں یونانی اور دیگر زبانوں میں منتقل کر دیا گیا۔ یہی تراجم ان کتابوں کی حفاظت کی ضمانت بنے کیونکہ ان کتابوں کے عبرانی نسخے یہودیوں کی بے توجہی اور کم اہمیت کے باعث جلد ہی ضائع ہو گئے۔

II۔ اپوکرائفا میں شامل کتب کا مختصر تعارف(۱۶)

(الف)۔ تاریخی کتب(Historical Books)

۱۔ اول ایسدراس (I Esdras) یہ دراصل لفظ 'عذرا' کا یونانی تلفظ ہے۔ اس کے مضامین بھی کتابِ عذرا سے مشابہ ہیں۔ اس کا آغاز یوسیاہ نبی کے ذکر سے ہوتا ہے اور عذرا نبی کے تذکرے پر اس کا اختتام ہوتا ہے۔

۲۔ اول مکابیین (I Maccabees) اپوکرائفا کی اہم ترین کتابوں میں شامل ہے۔ یہ کتاب مکابیین کی بغاوت کی تاریخ کا ایک اہم ماخذ ہے۔ اس کتاب میں ۱۷۵ سے ۱۳۴ ق م کے درمیانی واقعات درج ہیں۔

۳۔ دوم مکابیین (II Maccabees) اس کتاب کے بنیادی مضامین اول مکابیین کے مماثل ہیں۔ البتہ اس کی حیثیت پہلی کی نسبت کم تر درجے کی ہے۔ اس کتاب میں فریسی عقائد کا غلبہ نمایاں طور پر نظر آتا ہے۔

(ب)۔ روایتی مذہبی کتب(Religious Books)

۴۔ طوبیاہ (Tobit) اس کتاب میں نیکی کی انتہائی خوبصورت داستان درج ہے۔ ابتدائی

مسیحی علما میں یہ بہت مقبول کتاب تھی۔اس کتاب کے کئی زبانوں میں تراجم کیے گئے ہیں۔

۵۔ جودیا(Jodith) یہ کتاب ایک یہودی عورت کی کہانی پر مشتمل ہے۔اس عورت نے اشوری (Assyrian) جارح جنرل ہولو فرنیس (General Holophernes) کو بہلا پھسلا کر قتل کر دیا تھا۔اور اپنی قوم کو اس کے عذاب سے نجات دلائی تھی۔

۶۔ کتاب الستر میں اضافے (Additions of Esther) :کتاب الستر میں سیکولر نظریات کا غلبہ ہے۔ان اضافوں کی بدولت اس کتاب میں مذہبی رنگ بھرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

۷،۸،۹۔ سوزینا، بیل اینڈ ڈریگن اور تین جوانوں کے غزلات : یہ تینوں کتابیں دراصل کتاب دانیال میں اضافہ ہیں۔ان میں حضرت دانیال کے ذکر کے ساتھ ساتھ مذہبی رسومات میں پڑھی جانے والی چند دعائیں ہیں۔ان تین جوانوں کے غزلات میں دانیال کے ایک ساتھی عذاریا سے منسوب چند دعائیں ہیں۔

(ج)۔ حکمت کی کتابیں(Wisdom Literature)

۱۰۔ یشوع بن سیراخ(Ecclesiasticus) :یہ کتاب حضرت یوشع بن سیراخ نے تقریباً ۱۸۰ قبل مسیح میں مرتب کی تھی۔اس کتاب میں کلیسا کے آداب اور مذہبی رسومات سے متعلق متون درج ہیں۔

۱۱۔ حکمتِ سلیمان (Wisdom of Solomon) : یہ کتاب تقریباً پہلی صدی ق م میں مرتب ہوئی تھی۔اس کتاب میں زیادہ تر یونانی اخلاقیات سے مماثل تعلیمات درج ہیں۔اس کتاب کا اسلوب خطیبانہ ہے اور فصاحت وبلاغت سے پرُ ہے۔

۱۲۔ باروخ(Barukh) :اس کتاب میں اقرار جرم سے متعلق ہدایات اور دعائیں درج ہیں۔ان کے علاوہ حکمت کی تعریف وتوصیف پر مشتمل ایک نظم اور ایک نغمہ بھی موجود ہے۔

۱۳۔ یرمیاہ کا خط (Letter of Jeremaiah) :اس خط میں ایک بت پرست قبیلے کی سخت مذمت بیان کی گئی ہے۔

۱۴۔ منسی کی دعا(Prayer of Manasseh) : اس کتاب میں کتابِ تواریخ دوم کے باب ۳۳ کے واقعات کا نئے انداز سے بیان ہے اور منسی کا نہایت عاجزانہ اعتراف گناہ اور دل ہلا دینے والی دعائے استغفار درج ہے۔

(د)۔ مکاشفاتی(Apocalyptic)

۱۵۔ دوم اسدراس(II Esdras) : اپوکرائفا میں شامل مکاشفاتی انداز کی یہ صرف ایک ہی کتاب ہے۔ یہ کتاب غالباً پہلی صدی عیسوی میں لکھی گئی تھی۔ اس کتاب میں مسیحی علما کی طرف سے یہودی عقائد کو مسترد کیے جانے کا بیان درج ہے۔

III۔ اپوکرائفا کی اہمیت

تاریخی لحاظ سے اپوکرائفا کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ سیوڈیپی گرافا، دستاویزاتِ بحیرۂ مردار اور جوزیفس وفیلو کی تحریروں کے ساتھ ساتھ اپوکرائفا میں شامل کتب بھی بنی اسرائیل کی تاریخ کے ایک اہم ماخذ کا درجہ رکھتی ہیں۔ خصوصاً چھٹی صدی ق م سے لے کر پہلی صدی عیسوی کے درمیانی ادوار کے بارے مین یہ کتب بنیادی دستاویز سمجھی جاتی ہیں۔ دیگر ماخذوں کے ساتھ ساتھ اپوکرائفا میں بنی اسرائیل کی بیرونی جارحوں کے خلاف مذہبی، سیاسی اور مسلح جدوجہد کا تذکرہ بہت تفصیل کے ساتھ ملتا ہے۔ مزید برآں جو کاوشیں بنی اسرائیل نے اپنے رہن سہن اور مذہبی اعتقادات کی حفاظت کے لیے جاری رکھیں، جنہیں یونانی اثرات کی وجہ سے سخت خطرہ لاحق تھا، اس کا ذکر بھی ان کتابوں میں ملتا ہے۔ اپوکرائفا کی بدولت عہد نامہ جدید کے پس منظر کا اندازہ بھی ہو جاتا ہے۔ (۱۷)

ایک یا دو کتابوں کے علاوہ بقیہ تمام کتب ہفتادی یونانی ترجمے میں شامل تھیں۔ لیکن جمنیا کی کونسل میں منظور ہونے والی مستند عبرانی کتب میں انہیں شامل نہ کیا گیا۔ یہ تمام کتب تقریباً دوسری صدی ق م سے پہلی صدی عیسوی کے دوران میں لکھی گئی تھیں۔

(IV)۔ یہودی عقائد کے مطابق غیر مستند کتب

یہودیوں ہی کی لکھی ہوئی ان کتب (اپوکرائفا) کو آغاز میں بہت پذیرائی حاصل ہوئی۔ اس بات کا ثبوت قمران سے دستیاب ہونے والی دستاویزات (دستاویزات بحیرۂ مردار) نے بھی فراہم کر دیا ہے۔

اپوکرائفا میں شامل کئی کتب کے عبرانی اور آرامی زبانوں میں لکھے گئے نسخے قمران سے دریافت ہوئے ہیں۔ یہ اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ متداول بائبل کے عہد نامہ قدیم کی مانند مستند اور غیر مستند کتب کے درمیان تفریق اسینیوں کے دور میں اس طرح موجود نہ تھیں جیسے آج موجود ہے۔ ایک مشہور محقق آئسوفلڈ (Eisofeld) کے بقول "قمران میں آباد یہودیوں کی اس بستی میں مقدس کتابوں کی تعداد اتنی ہی تھی جتنی ہفتادی یونانی ترجمے میں موجود تھیں"۔ (۱۸)

۷۰ء میں یروشلم کی تباہی کے بعد سے اپوکرائفا میں شامل کتب کی استنادی حیثیت سے متعلق اعتراضات وارد ہونا شروع ہو گئے۔ مکاشفاتی تحریروں کی خصوصیت یہ ہے کہ ان میں نیکی اور بدی کی قوتوں کے درمیان فیصلہ کن تصادم کے بعد نیکی کے پیروکاروں کو ایک عظیم فتح کی بشارتیں موجود ہیں۔ ان حوصلہ افزا بشارتوں کا ایسا دردناک انجام دیکھ کر اہل یہود کا اعتبار ان کتابوں پر سے مکمل طور پر اٹھ گیا، اور اسفارِ خمسہ (توراۃ) کی جانب اہل یہود کا رجحان دوبارہ پیدا ہو گیا۔ عیسائی ادب کے بڑھتے ہوئے اثرات نے اہل یہود کے لیے ایک مشکل صورتحال پیدا کر دی تھی۔ لہٰذا یہودی ربیوں نے فیصلہ کیا کہ اپنی مقدس کتب میں سے مستند اور قانونی کتابوں کی تعیین کر دی جائے۔ یہ فریضہ جمینا کی کونسل میں سرانجام دیا گیا۔

ہمارے پاس ایسے دو اہم ذرائع موجود ہیں جن کی مدد سے جمینا کی کونسل میں شامل ربیوں کے اس معیار کا تعین کیا جا سکتا ہے جس کی مدد سے انہوں نے کینن اور اپوکرائفا میں فرق قائم کیا۔ پہلا اہم ماخذ کتاب دوم ایسدراس کے باب ۱۴ کی آیات ۴۵۔۴۶ ہیں۔ ان آیات میں عذرا سے متعلق یہ بیان موجود ہے کہ انہوں نے خدائی الہام کی مدد سے عبرانی زبان میں عہد نامہ قدیم کی چوبیس کتب اپنے حافظے سے لکھوائیں ان کے علاوہ ستر (۷۰) کتب ایسی بھی لکھوائیں جو مکاشفاتی تحریریں کہلاتی ہیں۔ یہ تمام کام چالیس دنوں میں مکمل ہوا۔ یہ واقعہ واضح طور پر اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ عذرا کے دور میں عہد نامہ قدیم میں شامل کتب کی تعیین ہو چکی تھی۔ (۱۹)

دوسرا اہم ماخذ مشہور فلسفی اور تاریخ دان جوزیفس ہے۔ وہ اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ اس دور میں صرف بائیس کتب موجود تھیں۔ جن میں آغاز آفرینش سے لے کر اب تک کی تاریخ موجود تھی۔

اسی طرح آرٹکسر نس (Artaxernes) کے دور سے لے کر ہمارے وقتوں تک کی تاریخ بھی رقم کر دی گئی ہے۔ البتہ آرٹکسر نس کے بعد لکھی جانے والی تاریخ کی اہمیت ویسی نہیں جو اس دور سے پہلے موجود تھیں۔ کیونکہ اس دور میں نبیوں کی آمد کا سلسلہ رک گیا تھا۔ آرٹکسر نس اور عزرا دونوں معاصر شخصیات تھیں۔ چنانچہ اس اصول کے مطابق جمینا کی کونسل میں شامل ربیوں نے عزرا کے بعد کی تمام کتب کو غیر مستند قرار دے دیا۔ اول اور دوم مکابیین اور یشوع بن سیراخ غیر مستند کتب قرار دے دی گئیں۔ ان کے علاوہ دوسری کتب کو یونانی زبان میں لکھے جانے کی وجہ سے غیر مستند قرار دے دیا۔ یہی وجہ ہے کہ مکاشفاتی اور عزرا کے بعد لکھی جانے والی کتب اپوکرائفا کے نام سے موسوم ہوئیں اور انہیں عہد نامہ قدیم سے ہمیشہ کے لیے خارج قرار دے دیا گیا۔ جمینا کی کونسل کے اس باقاعدہ اعلان کے بعد صرف یشوع بن سیراخ (Ecclesiasticus) واحد کتاب ہے جو کینن میں شامل کی گئی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ تالمود میں تین مقامات پر اس کتاب کو مستند کہا گیا ہے۔ (۲۰)

(V) عیسائی عقائد کے مطابق عہد نامہ قدیم کے اپوکرائفا کی قانونی حیثیت

مسیحی دنیا میں اپوکرائفا کی کتب ابتدا ہی سے رائج اور مقبول رہی ہیں۔ اور بظاہر ایسی کوئی وجہ بھی نظر نہیں آتی جس کی بنا پر اپوکرائفا کو کینن سے خارج کر دیا جاتا۔ اگرچہ عہد نامہ جدید میں اپوکرائفا کی کسی کتاب کا کوئی اقتباس موجود نہیں، صرف ایک یہوداہ کے خط میں سیو ڈیپی گرافا کی کتاب انوخ کا اقتباس درج کیا گیا ہے۔ تاہم ان کتابوں کے عہد نامہ جدید پر بڑے گہرے اثرات مرتب ہوئے۔ اپوکرائفا میں شامل ان کتب میں فریسیوں اور صدوقیوں کا ذکر موجود ہے۔ ان فرقوں سے متعلق متعدد واقعات عہد نامہ جدید میں درج ہیں۔ اسی طرح عہد نامہ جدید میں مذکور فرشتوں اور شیطان کے متعلق عقائد کو اپوکرائفا کی کتب طوبیاہ اور دوم مکابیون کی بدولت اچھی طرح سمجھا جاسکتا ہے۔ مزید بر آں مکاشفاتی تحریروں کو زیادہ وضاحت کیساتھ دوم اسدراس میں بیان کیا گیا ہے۔

عہد نامہ جدید کی بہت سی کتب جن مصنفین کی طرف منسوب کی جاتی ہیں ان کے لیے اپوکرائفا کی کتابیں کوئی نامعلوم تحریر نہ تھیں۔ NT میں بہت سے ایسے مقامات ہیں جن کے مطالعے سے اپوکرائفا میں موجود کتب کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے منسوب بہت سے اقوال کی

حیرت انگیز طور پر اپوکرائفا کی کتاب بن سیراخ (Ecclesiasticus) کیساتھ مماثلت پائی جاتی ہے۔ مثلاً

(i)۔ متی (30-28:11) اور Ecclesiasticus (23:51)

(ii)۔ متی (17-6:9) اور Ecclesiasticus (10:9)

(iii)۔ لوقا (20-16:12) اور Ecclesiasticus (19-18:11)

اسی طرح اپوکرائفا میں شامل ایک کتاب "Wisdom of Solomon" کے اثرات پال کے خطوط میں نمایاں طور پر موجود ہیں۔ خاص طور پر رومیوں کے نام خط میں تو یہ اثرات بہت واضح اور نمایاں ہیں۔(۲۱)

عہد نامہ جدید اور اپوکرائفا کے درمیان مذکورہ بالا تعلق کے علاوہ بہت سے ایسے مقامات ہیں جن کے مطالعے سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ عہد نامہ جدید کے مصنفین نے اپوکرائفا کی ان کتب سے اخذ واستنباط کیا ہے۔

ابتدائی چرچ کے ادوار کی بہت سی ایسی تحریریں بھی دستیاب ہوئی ہیں جن میں ان کتابوں کے مصنفین نے اپوکرائفا سے بھی اسی طرح اقتباسات درج کیے ہیں جس طرح کینن کی کتابوں سے کیے گئے۔ مثلاً اول کلیمنٹ (I Clement) تقریباً ۹۵ عیسوی کی ایک تحریر ہے۔ یہ کتاب NT میں تو شامل نہیں ہے بہر حال ایک مذہبی تقدس کا درجہ ضرور رکھتی ہے۔ اس تحریر میں کئی جگہ حکمتِ سلیمان (Wisdom of Solomon) کی کتاب سے اقتباسات شامل کیے گئے ہیں۔ اسی طرح "Polycarp" نے کتاب طوبیاہ سے چند عبارتیں نقل کی ہیں۔ دوسری صدی عیسوی کے نصف اول میں برناباس کے خط میں حکمتِ سلیمان (Wisdom of Solomon) کی ایک عبارت شامل کی گئی ہے۔ غرضیکہ ابتدائی چرچ سے متعلقہ بہت سی مذہبی اہمیت کی حامل ایسی تحریریں دستیاب ہوئی ہیں جن میں بکثرت ان کتابوں سے اقتباسات اخذ کیے گئے ہیں جو یہودیوں کے نزدیک اپوکرائفا میں شامل ہیں۔

ابتدائی مسیحی چرچ میں اپوکرائفا اور کینن کے درمیان کسی قسم کی تفریق روا نہ رکھی جاتی تھی۔ ان کے نزدیک بائبل میں دونوں طرح کی تحریریں شامل تھیں۔ بائبل کی تدوین کی تاریخ میں اوریگن (Origen) کا نام بہت اہم ہے۔ اوریگن یہودیوں کے مروجہ کینن اور اپوکرائفا میں تفریق صحیح سمجھتا تھا۔

سائرل (Cyril) اور جیروم (Jerome) بھی اسی موقف کے حامل تھے۔ یہ دونوں بائبل کے ایسے عالم تھے جنہوں نے سب سے پہلے اپوکرائفا کی اصطلاح کا استعمال کیا۔ جیروم تو اپنا موقف بڑے واضح الفاظ میں بیان کرتا ہے کہ اپوکرائفا کو محض اخلاقی اصلاح کے لیے پڑھنا چاہیے۔ لیکن چرچ کے عقائد کی تصدیق ان کتب سے نہیں کی جاسکتی۔ ان خیالات کے باوجود چرچ کے مروجہ قوانین کی وجہ سے جیروم نے اپوکرائفا کی کتابوں کو بائبل کے لاطینی ترجمے ولگیٹ (Vulgate) میں شامل کیا۔ (۲۲)

(VI)۔ عہد نامہ جدید میں موجود اپوکرائفا

قارئین کے افادے کے لیے عہد نامہ جدید کے اپوکرائفا کی بھی مختصر تفصیل پیش کی جاتی ہے۔ عہد نامہ جدید کے اپوکرائفا کی الہامی حیثیت کے بارے میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے۔ عہد نامہ جدید سے منسوب چند اناجیل، کتبِ اعمال، خطوط، مکاشفے ایسے بھی ہیں جنہیں اپوکرائفا میں شامل سمجھا جاتا ہے۔ ان کتاب کی تفصیل درج ذیل ہے۔

i۔ اناجیل مثلاً تھوما کی انجیل، عبرانیوں کی انجیل، مصریوں کی انجیل وغیرہ

ii۔ اعمال کی کتاب مثلاً تھوما کے اعمال (Acts of Thomas)، پال (Acts of Paul)

iii۔ خطوط۔ مثلاً III کرنتھیوں۔ ٹائٹس کے خطوط (Epistle of Titus)

iv۔ مکاشفے۔ مثلاً پطرس (Peter) کا مکاشفہ، پال کا مکاشفہ وغیرہ

عہد نامہ جدید کا اپوکرائفا عہد نامہ قدیم سے بھی زیادہ وسیع اور متنوع ہے اور ایک مکمل مضمون کا متقاضی ہے۔ اس آرٹیکل میں یہ چند سطور محض تعارف کے طور پر درج کی گئی ہیں انہیں اس موضوع پر کوئی مستقل تحریر نہ سمجھا جائے۔

حواشی وحوالہ جات

1- Pictorial Biblical Encyclopedia, Ed. by Gaalyahu Cornfield, The Macmillan Co., N.Y., 1964, P-113.

2- The Jewish Encyclopedia, Gn, Ed. Isidore Singer, Vol II, under entry 'Apocrypha' by Geroge F. Moore, Ktav Pub. Horse, Inc, USA, n.a., P-1

3- 7th-Day Adventist Bible Dictionary, Ed by don F. Newfelf, Rev Ed. by Siegfreifd H. Horn, Review and Herald Pub. Ass., Hagertown, M.D., 1979. P-52

۴۔ دراصل یہ وہی ۲۴ کتابیں ہیں جنہیں مسیحی ۳۹ کتابیں شمار کرتے ہیں۔ مسیحی علمانے ان ۲۴ کتابوں کو ازسر نو ترتیب سے کرانہیں ۳۹ کتابوں میں تقسیم کر دیا۔ حالانکہ متن کے لحاظ سے دونوں برابر ہیں، صرف کتابوں کی تقسیم کا فرق ہے۔ بعض یہودی علما عہد نامہ قدیم کی کتابوں کو عبرانی حروف تہجی کی تعداد کے برابر یعنی ۲۲ شمار کرتے ہیں قارئین کی سہولت کے پیش نظر عہد قدیم کی وہ فہرست پیش کی جاتی ہے جو اہل یہود میں رائج ہے:

(الف) توراۃ(Torah) :

۱۔پیدائش ۲۔خروج ۳۔احبار ۴۔گنتی ۵۔استثنا

(ب) نبیم(Nebi'im) :

۶۔یوشع ۷۔اول قضاۃ ۸۔دوم قضاۃ

۹۔سیموئیل (مسیحی کینن میں اس کتاب کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے)

۱۰۔اول سلاطین ۱۱۔دوم سلاطین ۱۲۔انبیاءِ صغیر (مسیحی کینن میں بارہ چھوٹے انبیاء کو علیحدہ کتابیں تسلیم کیا گیا ہے۔ جبکہ یہودی کینن میں یہ ایک ہی کتاب ہے۔)

(ج)۔ کتبیم(Ketubi'm) :

۱۳۔اول تواریخ ۱۴۔دوم تواریخ ۱۵۔عذرا و نحمیاہ(مسیحی کینن میں یہ دونوں الگ الگ کتابیں ہیں) ۱۶۔استر ۱۷۔راعوت

۱۸۔مزامیر ۔ ۱۹۔امثال ۲۰۔ایوب

۲۱۔واعظ ۲۲۔مرثیے ۲۳۔غزل الغزلات

۲۴۔دانیال

۵۔ کینن لغوی طور پر وہی لفظ ہے جسے ہم اپنی زبان میں کانا یا سر کنڈہ کہتے ہیں۔ایک خاص پیائش کے سر کنڈے کو لمبائی کی معیاری اکائی کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے بائبل کے حوالے سے اس کی مستند کتب کے لیے کینن کا لفظ اختیار کیا گیا۔اس طرح بائبل کی اصطلاح میں اس سے مراد مذہبی کتابوں کا وہ مجموعہ ہے جسے الہامی اور مقدس تسلیم کیا گیا ہو۔عبرانی کینن سے مراد وہ ۲۴ کتابیں ہیں جنہیں جمنیا کی کونسل (منعقدہ ۹۰ء) میں متفقہ طور پر الہامی تسلیم کیا گیا تھا۔پروٹسٹنٹ مسیحی بھی ان ۲۴ کتابوں کو عہد نامہ قدیم کا کینن مانتے ہیں۔لیکن وہ انہی ۲۴ کتابوں کو از سر نو ترتیب دے کر ۳۹ کتابوں میں تقسیم کر دیتے ہیں۔اگرچہ مواد کے لحاظ سے عبرانی یہودی بائبل اور پروٹسٹنٹ کی بائبل میں کوئی فرق نہیں۔البتہ رومن کیتھولک مسیحیوں کے نزدیک کینن سے مراد عہد نامہ قدیم کی ۴۶ کتابیں ہیں۔

۶۔ سیوڈیپی گرافا سے مراد ہے غلط طور پر منسوب کتب۔یہ اصطلاح ان کتابوں کے مجموعے کے لیے استعمال ہوتی ہے جن کے نامعلوم مصنفوں نے اپنی تحریروں کو ماضی کی عظیم ہستیوں کے نام منسوب کر دیا۔ اپوکرائفا اور سیوڈیپی گرافا میں شامل کتابیں تقریباً ایک ہی دور میں لکھی گئی تھیں۔ان کتابوں کو کبھی بھی مقدس الہامی کتابوں کا درجہ نہیں دیا گیا ہے۔

7. The Lion Handbook to the Bible, Ed. By David & Pat Elexander, Lion Publishing, 1986, England, P-461.

8. Harper's Bible Dictionary, Gn. Ed. Paul J. Achtemeir, under entry, 'Apocrypha' by David W. Suter, Theological Pub, India, Banglore, 1994, P-37.

9. The Lion Handbook to the Bible, P-461.

10. The Oxford Companion To The Bible, Ed. By Bruce M.Metzger, uder entry 'Apocrypha; by Robert C.Deutan, Oxford University Press, N.Y., 1993, P-37.

11. The Jewish Encyclopedia, Op. Cit., P-1.

12. Harper's Bible Dictionary, Op.Cit., P-37.

13. Ibid

14. Asting's Dictionary of The Bible, revised Ed. by Frederick C. Grant & H.H. Rowley, Charles Scribner's Sons, N.Y., 1963, P-39.

15. The Lion Handbook to the Bible, P-461-3.

16. Ibid.

17. Harper's Bible Dictionary, Op. Cit., P-37.

18. The Interpreter's Dictionary of the Bible, Gn. Ed. George A. Buttrick, Abingdon Press, N.Y., under entry, 'Apocrypha; by C.T. Fritsch, vol 1, P-162.

19. Ibid, vol 1, p-163.

20. Ibid.

21. Ibid, vol 1, P-161.

22. Ibid.

23. Ibid.